

[1996] سپریم کورٹ ریوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

پاربتی دیوی

بنام

پورن پترا اور دیگران

11 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

عدالت کی طرف سے نیلامی فروخت۔ بی نے چوتھا حصہ خریدا اور اسے اپنی۔ اپنی کو فروخت کیا جس کے نتیجے میں جائیداد اپیل کنندہ کو فروخت کر دی گئی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے تقسیم کے لیے دائر مقدمہ۔ ٹرائل کورٹ کی طرف سے مقدمہ متوفی اور اپیل کورٹ کی طرف سے تصدیق کی گئی۔ عدالت عالیہ نے اس حکم نامے کو الٹ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ عدالت فروخت کے تحت فراہم کردہ جائیداد پر قبضے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ نے یہ ثابت نہیں کیا تھا کہ اس نے کتنی زمین خریدی تھی۔ عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل۔ عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہولڈ سیل سرٹیفکیٹ نے واضح طور پر بی کی طرف سے خریدی گئی زمین کی تفصیلات کی نشاندہی کی تھی۔ لیکن جب عدالت رجسٹر میں درج کردہ اندراج ملکیت کی فراہمی کو عدالت کی طرف سے جاری کردہ فروخت سرٹیفکیٹ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، یہ واضح ہے کہ جو چیز بی کو پہنچانی گئی تھی وہ سیل سرٹیفکیٹ میں مذکور جائیداد تھی۔ اس طرح وہ شریک مالک بن گیا۔ اپیل کنندہ مفاد میں جانشین ہونے کی وجہ سے خود اسی جائیداد کو خرید کر، جو اب دہندگان کے ساتھ شریک مالک بن گیا تھا۔ اس طرح تقسیم کے مقدمے کو نیچے دی گئی عدالت عالیہ نے درست قرار دیا تھا۔ عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1979: کی دیوانی اپیل نمبر 3336۔

1975 کے ایس اے نمبر 8 میں اٹریسہ عدالت عالیہ کے 2.8.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

دونوں جگت اپیل کنندہ کے لیے

جواب دہندگان کے لیے وی جے فرانسس

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

متبادل کی اجازت ہے۔

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، دوسری اپیل نمبر 8 / 75 مورخہ 2.8.1978 میں اٹریسہ کی عدالت عالیہ کے الٹ فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ 1937 کے دعویٰ نمبر 29 / 23 میں عدالت آف سمال 975 کا زریں، ایم ایس نمبر 217 / 37 میں عمل درآمدی گئی تھی، جائیداد کا چوتھا حصہ جس پر توزی نمبر کا 2498 تھا اور 2503 / 354 کو 16.2.1938 پر فروخت کے لیے لایا گیا تھا۔ ایک بابوسوریہ نارائن، جو اس عدالت کا ایک پریکٹس کرنے والا وکیل تھا، نیلامی کا خریدار بن گیا تھا۔ اس کے پاس عدالت سے اس میں 1 چوتھے مخصوص حصے کا قبضہ تھا۔ اس کے بعد، اس نے 1940 میں ایک رجسٹر بیع نامہ کے ذریعے خود اسی جائیداد کو ایک اور پریکٹس کرنے والے وکیل کی بیٹی ہیمامالی دیوی کو فروخت کر دیا۔ ہیمامالی دیوی نے بدلے میں 1950 میں اقتباس 2 (اے) مورخہ 14.10.1950 کے تحت جائیداد اپیل کنندہ کو فروخت کر دی۔ اس کی بنیاد پر؛ اپیل کنندہ نے تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہان نے مقدمے میں فیصلے کے مقروض سے جائیداد اور دیگر جائیدادیں خریدی تھیں۔ انہوں نے بابوسوریہ نارائن کی طرف سے کی گئی خریداری اور ہیمامالی دیوی کے حق میں اس کی فروخت اور اپیل کنندہ کے حق میں مزید فروخت کو مسترد کر دیا۔ اس طرح یہ اپیل کنندہ کے لقب سے مکمل انکار کا معاملہ ہے۔ ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور اپیلٹ عدالت نے حتمی حکم نامہ منظور کر کے چوتھے حصص کی تقسیم اور میٹس اینڈ باؤنڈ کے ذریعے قبضے کی فراہمی کے لیے اس کی تصدیق کی۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ حکم نامے کو بنیادی طور پر دو بنیادوں پر الٹ دیا، یعنی کہ عدالت فروخت کے تحت فراہم کردہ جائیداد پر قبضے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ نے یہ ثابت نہیں کیا ہے کہ اس نے کتنی زمین خریدی تھی۔ ان حالات میں اپیل کنندہ زمین کی تقسیم کے ذریعے قبضہ حاصل نہیں کر سکتا۔ عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ عدالت کی طرف سے جاری کردہ فروخت سرٹیفکیٹ واضح طور پر درج ذیل زمینوں کی تفصیلات کی نشاندہی کرتا ہے :

"1. توزی نمبر 2498-تھانہ نمبر 214، ضلع کٹک میں موضع- بہاراہیسنابر، P.S. تھانہ اور سب رجسٹر ارنک صدر، پی ایچ بکھر آباد میں کھٹہ نمبر 431-ایریا-0.19 Ac-کرایہ-روپے 0.12.6 اس چار سے مدعا علیہ مقروض کا حصہ AC 0.04-7 کدیس کرایہ 0.3.2-1 / 2 روپے ہے ی زمین 4 روپے میں نیلام کی جاتی ہے۔

گوشوارہ

خاصہ نمبر.....0.19Ac 1609

0.4 روپے-0 مدعا علیہ-قرض دہندہ کا انا حصص ایکٹ 0.04 کا ڈس 0.07

2.- ضلع کٹک میں توزی نمبر 2502 / 354-تھانہ نمبر 214، پی ایس اور تھانہ اور سب رجسٹر ارنک صدر پی ایف باکھر آباد، موزہ بہاراہیسنابر، کھٹا نمبر 894-ایریا اے سی 0.170 دسمبر بیڈ روپے-0.9-3 اس میں مدعا علیہ-قرضدار اور اس کے بھائی کا حصہ آٹھانا (روپے 0.3.0) ایریا ایکٹ 0.84 دسمبر 10 کا ڈس-کرایہ-روپے 0.4 ہے-7-1 / 2 جس کی نیلامی 20 روپے کی قیمت پر کی جاتی ہے۔

تحصیل نمبر 1811 اے سی 0.170 ڈس سے اس مدعا علیہ - قرض دہندہ کا 4 اناحصہ اے سی 0.42 ڈی سی 5 کا ڈس ہے۔"

اسے ہیما مالی دیوی کے حق میں کی گئی فروخت میں حدود کی تفصیل کے ساتھ فروخت کیا گیا تھا اور اس کے بعد اپیل کنندہ کو اقتباس 2 (اے) کے تحت فروخت کیا گیا تھا۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ بابو سوریا نارائن نے مذکورہ بالا جائیداد کا چوتھائی حصہ خریدا تھا۔ اس طرح وہ دوسرے 3 / 4 حصص یافتگان کے ساتھ شریک مالک بن گیا جن کی جائیداد جو اب دہندگان نے خریدی تھی۔ عدالت عالیہ نے بھی واضح طور پر یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ قبضے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ چونکہ اپیل کنندہ نے قبضے کی فراہمی کے وارنٹ کو طلب کرنے کی درخواست کی تھی، جو دستیاب نہیں تھا، اس لیے عدالت رجسٹر طلب کیا گیا جس میں قبضے کی فراہمی سے متعلق اندراج تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈیلوری وارنٹ میں ڈیلوری کی گئی جائیداد کی تفصیل کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ جب قبضے کی فراہمی کے عدالت رجسٹر میں رکھی گئی اندراج کو عدالت کی طرف سے جاری کردہ فروخت سرٹیفکیٹ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تو یہ واضح ہوتا ہے کہ جو ایک پریکٹس کرنے والے وکیل بابو سورینارائن کو پہنچایا گیا تھا، وہ فروخت سرٹیفکیٹ میں مذکور جائیداد تھی۔ جائیداد لیز پر دی گئی اور کرایہ وصول کیا گیا۔ اس طرح وہ شریک مالک بن گیا۔ اپیل کنندہ مفاد میں جانشین ہونے کی وجہ سے خود اسی جائیداد کو خرید کر جو اب دہندگان کے ساتھ شریک مالک بن گیا تھا۔ اس طرح تقسیم کے مقدمے کا حکم درج ذیل عدالت عالیان نے صحیح طریقے سے دیا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور فرمان کو منسوخ کر دیا ہے اور ٹرائل عدالت کے فیصلے کی جیسا کہ اپیلٹ عدالت کے موقف سے تصدیق ہوئی ہے۔ فریقین کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ حتمی فرمان منظور کرنے کے لیے درخواست دائر کرنے میں حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے آگے بڑھیں اور قانون کے مطابق مزید اقدامات کریں۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل کی منظوری دی گئی۔